UN-HABITAT | ADAPTATION FUND | SHEHER SAAZ — THE TRUST OF CITIES & CITIZENS

میری گلی کا ترانہ

میری بھی گلی کی تصویر، ہو جائے جنت نظیر

مشکل ہے، ناممکن نہیں، اسے ممکن بنانا ہے
اس منزل کو جو پانا ہے، پہلا قدم تو اُٹھانا ہے
اب شکوہ تقدیر سے نہیں، تدبیر کو آزمانا ہے
بھلے ایک دو ہی سہی، کوئی پیڑ پودا لگانا ہے
پیڑ پودے، حشرات، چرند و پرند کو بچانا ہے
ان سے بھی دل لگانا ہے، دل میں بسانا ہے
یہ سب دوست ہمارے، دوستی کو نبھانا ہے
ہر گوشۂ شہر سے نفاست ٹپکے، خوشبو آئے
ہر گلی، ہر کوچہ و بازار، ہر در و دیوار کو سجانا ہے
صفائی نصف ایماں ہے اس سبق کو اپنانا ہے
اب صحیح طور خلیفۃ الارض بن کر دکھانا ہے
اب سودا سلف پلاسٹک بیگ میں نہیں لانا ہے
ڈول ٹوکری اور کپڑے کے تھیلوں پر جانا ہے
کمرہ و صحن ہی نہیں، گلی میں بھی جھاڑو لگانا ہے
گلی محلہ، کوچہ و بازار میں کچرا نہیں پھیلانا ہے
مکھی و مچھر سے بچنا ہے، انہیں دور بھگانا ہے
گندے پانی کو گلیوں محلوں میں نہیں بہانا ہے
اب بارش کے پانی کو بچا بچا کر، کارآمد بنانا ہے
ہر شے ہے کارآمد یہ سبق ہردم دوہرانا ہے
صحنوں، چھتوں گلیوں کو پودوں سے سجانا ہے
اپنا اُگاؤ اپنا کھاؤ سبزی کو گھر ہی میں اُگانا ہے
ہر گھر، گلی، کوچہ و بازار و شہر، سرسبز بنانا ہے
اب کوئی شکوہ نہیں، بس عمل کو شعار بنانا ہے
معلوم ہے کہ بے حس کا کس نے ہاتھ بٹانا ہے
اتفاق میں ہے برکت، تعاون میں ہے طاقت
اس قولِ زریں کو اپنانا، ہر طور سچ کر دکھانا ہے
انساں جو ٹھان لے، ہر مسئلہ حل ہو جانا ہے
بس اتنا سا تو فسانہ ہے، ہمیں یہی گنگنانا ہے

(عبدالشکور سندھو)